مانی صاحب: اچھا طلحہ صاحب، یہ ایک اور پیشنٹ کا معاملہ ہے، جو ایک اور مزید ہمارے پاس مریض ہے جو کہ ایک سال رہا ہے۔ تیمور، تیمور سلطان۔ اس کی پیمنٹ کی کیا تفصیلات ہیں؟ کیونکہ اس کی بھی کوئی پیمنٹ ہمارے اکاؤنٹ میں جمع نہیں ہوئی اور یہ بھی ایک مریض جو کہ ایک سال رہا ہے، جو ہمارے ٹریٹمنٹ کا تو کوئی سٹینڈرڈ ایسا ہے نہیں۔

طلال زبیر: ان کی مجھے پیمنٹس تو چیک کرنی پڑیں گی کہ کہاں ڈپازٹ ہوئی ہیں، ڈیفینیٹلی ہوئی ہیں ڈپازٹ۔ لیکن آپ نے ساری رسیدیں چیک کی ہیں اس ٹائم کی؟

مانی صاحب: ہاں جی، ساری چیک کی ہیں اور یہ اسی ٹائم لائن کے اندر فال کرتا ہے جو کہ 2023 سے لے کے 2024 کے اپریل تک داخل رہا، پورا ایک سال۔ اور اسی اکاؤنٹنٹ کے ٹائم کے اندر یہ فال کرتا ہے اور اکاؤنٹنٹ کے بقول اور رسید بکس کے بقول اس کی کوئی پیمنٹ بھی جمع نہیں ہے اور کسی کو معلوم بھی نہیں ہے کہ اس کے کیا چارجز تھے، کیا نہیں تھے۔ کوئی بھی اس کی پیمنٹ نہیں آئی ہوئی۔

طلال زبیر: ان کی پیمنٹس تو ڈیفینیٹلی آئی ہیں۔ اب میں اس کو تھوڑا سا ورک آؤٹ کر کے آپ کو فیڈبیک دیتا ہوں اس کا کیا ایگزیکٹ سٹیٹس ہے۔

مانی صاحب: چلیں، میں انتظار کر رہا ہوں، آپ مجھے بتائیے، ویٹ کر رہا ہوں۔

طلال زبیر: اچھا، چلیں۔ میں ابھی دیکھتا ہوں، کیونکہ ابھی میرے پاس تو، ڈپازٹ کا تو مجھے ایگزیکٹ یاد نہیں ہے کہ کیا ڈپازٹ ہے کیا نہیں، لیکن ان کی فیملی کو میں نے کچھ رسیدیں بھیجی ہوں گی نا۔

مانی صاحب: لیکن ہے تو یہ... ہی از ون آف این ادر آؤٹ آف آرڈینری کیسیز۔ کیونکہ 100 دن یا 100 دن سے کوئی ایک مہینہ اوپر کا علاج نہیں ہے، یہ پھر سے وہی 365 دن یہ مریض رہا ہے یہاں پہ۔ تو اس کے حوالے سے جو ہے وہ کچھ تو آپ کو اس میں میموری میں ہوگا نا کہ یہ اتنا عرصہ کیوں رہا، اس کی پیمنٹس کیسے آتی تھیں؟

طلال زبیر: کیس تو مجھے یاد ہے، کیس تو مجھے یاد ہے، ایسا نہیں ہے کہ مجھے تیمور صاحب کا کیس یاد نہیں۔ بیسکلی یہ نیوی کے کمانڈر ریٹائرڈ تھے، ٹھیک ہے؟ اور ان کا الکوحلزم کا مسئلہ تھا اور یہ ایسا پیشنٹ تھا جن کو کہ ہم انیشل، سمجھ لیں کہ جو 100 ڈیز پلس تک کہ ہم ان کو الکوحل دیتے رہے کیونکہ جب ان کے الکوحل ہم چھڑواتے تھے تو ان کو بہت شدید وڈرال سمپٹمز ہوتے تھے، وہ بالکل بیڈ سے لگ جاتے تھے۔ اور ان کا ٹریٹمنٹ جو ہے وہ تو تقریباً سمجھ لیں کہ 6 سے 9 منتھس جو ہے وہ میڈیکل پہ ہی ہوا ہے۔ اور اس کے بعد پھر فیملی نے جو ہے ان کو ڈسچارج کرا کے ابھی وہ کینیڈا کے اندر ہیں، ابھی ریکوری میں ہیں، وہاں اچھے سے چل رہے ہیں۔

مانی صاحب: تو اگر یہ پیشنٹ جو ہے جس کا اتنا مشکل وڈرال مینجمنٹ تھی، تو کیا یہ ڈاکٹر صاحب کے نالج میں مریض رہا ہے؟

طلال زبیر: ڈیفینیٹلی ہوگا، کیسے ہو سکتا ہے کہ نہ ہو۔

مانی صاحب: کیونکہ میں نے ڈاکٹر صاحب سے اس کے حوالے سے پوچھا ہے اور انہوں نے کہا کہ میں اس نام کے کسی مریض کو، اور وہ بھی اتنے لمبے عرصے کے لیے جو رہا ہو، میں تو نہ جانتا ہوں نہ میں نے ٹریٹ کیا۔

طلال زبیر: نہیں، سر کا ٹریٹمنٹ اس میں رہا ہے، سر کا شامل ہے۔ وہ میں یاد کراؤں گا تو سر کو یاد آجائے گا۔ اس وقت بھی جو ٹیم تھی نیچرلی اتنا جو سیویئر کیس تھا، اس کی مینجمنٹ بھی تو ڈاکٹر صاحب نے کی ہوگی نا، ان کی جو فائل وغیرہ ہے ہمارے پاس، اس میں ڈاکٹر صاحب کے ایڈوائس کے کچھ نہ کچھ لکھے ہوں گے نام میڈیسن کے، ڈاکٹر کے نوٹس ہوں گے۔

مانی صاحب: بات وہی ہے نا طلحہ صاحب، اتنا کوئی ریئر کیس ہو اور ریئر کیس ہم اس کو کہیں گے کہ جو 100 دن سے اوپر 6 مہینے بھی رہا ہو، 8 مہینے بھی رہا ہو، تو پھر تو اس کا تو ہر کسی کے نالج میں ہوگا، لیکن نہ ڈاکٹر صاحب کے نالج میں ہے، نہ اکاؤنٹنٹ کے مطابق اس کی کوئی پیمنٹ ہے، اور نہ ہی جو ہے وہ مجھے اس کا کوئی بھی رسید بکس میں ریکارڈ ملا ہے۔

طلال زبیر: ایک بات جو میں نے آپ کو پہلے کہا ہوا ہے کہ جو میرے پاس ہے، اس چیز کا میں رسپانسیبل ہوں، ٹھیک ہے؟ اور میں اس کے اوپر جو ہے وہ تھوڑا ورک آؤٹ کر لیتا ہوں، دیکھ لیتا ہوں، ابھی میرے ذہن میں تو تازہ اس کی میموری نہیں ہے پیمنٹس کی، تو مجھے آپ جو ہے لیٹ می ورک آن اٹ اینڈ گیٹ بیک ٹو یو۔

مانی صاحب: ٹھیک ہے، آئی ایم ویٹنگ دین۔ آپ مجھے بتائیے، میں انتظار کرتا ہوں۔

طلال زبیر: جی، ٹھیک ہے۔

مانی صاحب: اوکے جی۔